# دینی جماعتوں کے لئے لمحہ فکریہ

حضرت مولانا محمد صدیق صاحب
شیخ الحدیث جامعہ خیر المدارس، ملتان

تمام دینی جماعتوں کے سربراہوں کی خدمت میں عرض ہے کہ آپ کے سامنے اکیسویں ترمیم کا بل قومی اسمبلی نے پاس کیا ہے۔

اسمبلی میں بل پاس کرانے کا صحیح طریقہ یہ ہے کہ بل کی عبارت تجویز کر کے وزارت قانون تمام پارلیمنٹ کے ممبروں کو ارسال کرے اور اس پر ہر ایک کو آزادنہ رائے دینے کا حق حاصل ہو۔ پھر یہ ایک مسودہ تیار کر کے رائے عامہ کے لئے نشر کیا جائے تاکہ قانون دان، جج، وکلا، سیاست دان اور ملک کے دانشور اپنی اپنی ترجیحات تحریری طور پر پیش کریں۔ اس کے بعد تمام ترجیحات کو مدِ نظر رکھ کر مسودہ دوبارہ ترتیب دے کر اراکین پارلیمنٹ اور رائے عامہ کے لئے حسب سابق نشر کیا جائے۔ جب سیاسی حضرات اور دانشوران ملک وملت کی ترجیحات مکمل ہو جائیں تو پھر پارلیمنٹ میں بحث کے لئے پیش کیا جائے اور مفادِ عامہ کے لئے بل پاس کیا جائے۔

لیکن غور طلب بات یہ ہے کہ موجودہ حکومت نے اپنے دورِ حکومت میں دو بل پارلیمنٹ میں پیش کئے اور یہ دونوں بل اپنی افرادی اکثریت کی وجہ سے خاطر خواہ بحث کے بغیر پاس بھی کروا لئے۔

مولانا فضل الرحمٰن صاحب نے جو تحفظات پیش کئے ان کی بھی پرواہ نہیں کی گئی، صرف جماعت اسلامی اور جناب اعجاز الحق صاحب نے ان کی حمایت کی۔

اب معاملہ یہ ہے کہ خطرے کی گھنٹی بج چکی ہے اور اگر دینی جماعتوں نے پرواہ نہ کی تو یہ ملک بھی بنگلہ دیش کی طرح سیکولر اسٹیٹ بن جائے گا اور اس کے بعد پانی سر سے گزر جائے گا۔

(۱)..... تمام مسلمانوں کو خاص کر ختم نبوت والوں کو توجہ کرنی چاہئے کہ کل کو اسی اکثریت کے بل بوتے پر قادیانیوں کو

اقلیت قرار دینے کا قانون ختم کر دیا گیا تو احتجاج پر دہشت گردی کا جرم لگ سکتا ہے۔

(۲)......تمام مسلمان جو حضور ﷺ سے محبت رکھتے ہیں ان کے لئے توہینِ ناموسِ رسالت ناقابلِ برداشت ہے۔ آپ نے پڑھا ہوگا کہ توہین رسالت پر مبنی کارٹون متعدد بار شائع کرنے والے اخبار کے ذمہ داران پر حملہ کر کے محبانِ رسول ﷺ نے جان کی بازی لگا دی۔

کل کو اسی اکثریت کے بل بوتے پر آئین سے ناموسِ رسالت کا قانون ختم کر دیا گیا تو محبانِ رسول کی آزمائش ہوگی کیونکہ اس قانون کے ختم کرنے کے بعد غیر مسلم کثرت سے توہین کرنے لگیں گے اور اگر کسی نے محبت رسول میں توہین کرنے والے کو برداشت نہ کیا اور احتجاج کا راستہ بھی اپنایا تو اس پر دہشت گردی کا جرم لگ سکتا ہے۔

(۳)......پچھلی حکومت میں جس طرح کوشش کی گئی اگر اسی طرح اس حکومت نے ملک عزیز اسلامی جمہوریہ پاکستان کے نام سے اسلامی کا لفظ ختم کرنے اور ملک کے سربراہ کے مسلمان ہونے کی شرط ختم کرنے کا بل اکثریت کی بنا پر منظور کرا لیا اور اسی طرح آئین پاکستان سے کتاب و سنت کا لفظ ختم کر دیا، تو مسلمانانِ پاکستان آزمائش میں آجائیں گے کہ احتجاج کرنے والوں کو حکومت کا جواب ہوگا کہ ملک سیکولر ہے، حکومت مذہب میں دخل نہیں دے سکتی لہٰذا احتجاج بھی کام نہ آئے گا۔

اِس وقت تمام دینی جماعتیں اتحاد کر کے ملک کو سیکولر اسٹیٹ بننے سے بچائیں، صرف بیانات سے ملک سیکولر اسٹیٹ بننے سے نہیں بچ سکتا، لہٰذا عملی اقدامات کریں اور دین اسلام کی بقاء و سربلندی کے لئے عمل پیرا ہوں۔

اللہ پاک آپ حضرات کو دین اسلام کی بقاء و سربلندی کے لئے عمل پیرا رہنے کی توفیق عطاء فرمائے۔

☆......☆......☆

## حضرت گنگوہیؒ، فقیہ النفس

حضرت گنگوہیؒ کی گہرائی فکر، دقت نظر اور اندرون بینی کی وجہ سے حضرت علامہ انور شاہ کشمیریؒ جیسے علامہ زمان اور بحر علوم نے (قادیانیوں کے متعلق مقدمہ میں) بہاول پور کی عدالت میں فرمایا تھا: ''ویسے تو ہمارے نزدیک حضرت شاہ عبدالعزیز، علامہ شامیؒ سے فقیہ ہیں اور حضرت گنگوہی کو بھی ہم نے، شامی سے فقیہ النفس پایا''۔ (انوار انوری، ص:۵۰)

حضرت مولانا محمد یوسف بنوریؒ فرماتے ہیں:

''حضرت گنگوہیؒ کو اللہ تعالیٰ نے فقاہت فی النفس سے سرفراز فرمایا تھا، مسلک حنفی کو ادلۂ حدیث سے ثابت کرنا اور جو حدیث بظاہر مخالف نظر آئے اس کا جواب دینا، حضرت گنگوہیؒ نے اس فریضہ کو کامیابی سے ادا کیا ہے، اس کے علاوہ حنفیہ متاخرین کی جو تفریعات حدیث کے خلاف تھیں، اُن کی فقہ حنفی سے برات کی، علاوہ ازیں فقہ میں توسع اور تضییق کے درمیان اعتدال کی راہ اختیار کی''۔ (ماہنامہ بینات، بنوری نمبر، ص:۱۰۴)